۱۸ ستمبر ۱۹۰۸ء

خطبہ جمعہ

حضرت امیرالمومنین نے آیت قرآنی وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (البقرہ:۳۲) پر خطبہ ارشاد فرمایا جو درج ذیل ہے۔

اللہ تعالیٰ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (الشوریٰ:۱۲) ہے۔ اس کی ذات وصفات کی ماہیت کی دریافت انسان نہیں کر سکتا۔ صفات سے جو افعال پیدا ہوتے ہیں ان کا بھی حقیقی علم نہیں۔ ہاں افعال کا نتیجہ ہم نے دیکھا۔ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (الکھف:۵۲)۔ اس صورت میں اشیاء کے ذوات کا علم بھی بغیر تعلیم الٰہی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو مختلف کاموں کے لئے بنایا ہے اور ہر ایک کو ایک خدمت سپرد کی ہے۔ بس اسی کی نسبت اس کو علم ہے۔ چنانچہ مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم کو جب آگ میں ڈالا گیا تو فرشتے نے کہا کہ میں امداد کروں؟ فرمایا اَمَّا اِلَيْكَ فَلَا یہ توحید کا اعلیٰ درجہ ہے۔ ایسا ہی جب ہماری سرکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طائف گئے تو وہاں کے بدمعاشوں نے مخالفت کی اور شرارت سے پتھر پھینکے جن سے آپ کے جسم مبارک کو لہولہان کر دیا۔ بارہ میل آپ دوڑتے آئے۔ انگور کا ایک باغیچہ تھا' وہاں ٹھہر گئے۔ مالک نے نوکر کے ہاتھ چند انگور بھیج دیئے اور اسے کہا دیکھو! تم

اس کی باتیں نہ سننا۔ آپ نے انگور کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی۔ وہ متعجب ہوا کہ بت پرستوں کے شہر کا رہنے والا توحید کے اس درجہ پر ہو۔ ملک الجبال آپ کے پاس آیا۔ عرض کیا کہ اگر آپ فرمادیں تو پہاڑ ان پر گرادوں۔ فرمایا۔ نہیں' میں امید کرتا ہوں کہ اللہ ان کی مدد سے صالح پیدا کرے گا۔ غرض ہر کام کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے۔ چنانچہ جہنم کے لئے الگ فرشتے ہیں عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (المدثر:۳۱)' جنت کے لئے رضوان۔ ایک ہاروت ماروت جو بابل کے نبیوں پر کلام لائے۔ ان تمام عناصر کا مجموعہ انسان ہے۔ گویا انسان ان تمام علوم کا جامع ہے اور اسی حقیقت کو اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ اعتراض کیا جاتا ہے کہ جب آدم کو پہلے تعلیم دی گئی تو پھر فرشتوں پر فوقیت کیا ہوئی۔ نادانوں نے یہ نہیں سمجھا کہ ثابت صرف یہ کرنا تھا کہ اللہ جسے علم دیتا ہے اس کو آتا ہے۔ چنانچہ اس نے آدم کو پڑھا دیا۔ اسے جامع علوم (ذوات الاشیاء) بنادیا اور فرشتوں کو اس ڈھب کا نہ بنایا۔

دوسرے خطبہ کی نسبت فرمایا عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ یہ عمر بن عبدالعزیز نے ذاتی معلومات کی بجائے بڑھایا جس کی مقبولیت ہو گئی۔ مجھے بھی پسند ہے۔ ایک تو اللہ کا کلام ہے۔ دوم صالح آدمی نے قائم کیا۔ اچھے لوگ ہمیشہ بدی کو دور کرنے کے لئے ایسی پاک تدبیریں کیا کرتے ہیں۔ جھگڑوں میں نہیں پڑتے۔

(بدر جلد ۷ نمبر ۳۷ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

☆-☆-☆-☆